تذکرہ
علماءِ اہلسنّت
تیرھویں صدی ہجری سے موجودہ دور تک کے مشاہیر علماء اہلسنت
ہندو پاک کے احوال و فضائل و خدمات پر پہلی کتاب
نوشتہ
محمود احمد قادری
استاد مدرسہ احسن المدارس قدیم - کانپور
ناشر
سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ
ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد

تذکرہ

عُلماءِ اہلسُنّت

مصنّف

محمود احمد قادری

استاد مدرسہ احسن المدارس قدیم۔ کانپور

ناشر

سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ

ڈجکوٹ روڈ

فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب ________ تذکرہ علمائے اہلسنت

مؤلف ________ مولانا شاہ محمود احمد قادری

مطبع ________ علمیہ پریس

طباعت ________ بار اول کانپور انڈیا ۱۹۷۲ء

بار دوم ۱۹۹۲ء سنی دارالاشاعت

فیصل آباد

قیمت ________ ۲۵/- روپے

ملنے کے پتے

شبیر برادرز ۴۰-بی اردو بازار لاہور

مکتبہ حامدیہ داتا گنج بخش روڈ۔ لاہور

شرفِ عنوان

علماء ومشائخ اہل سنت کا یہ تذکرہ خدمتِ دین کے جذبہ کے تحت خاکسار کے قلم سے چھپ کر شائع ہو رہا ہے حصول برکت اور قبولیت کے لئے اس دینی خدمت کو اپنے محسن ومربی، استاذ وشیخ، برہان الاصفیاء، بدرالکاملین، سلطان المتکلمین، شرف الاسلام والمسلمین حضرت مولانا الحاج شاہ رفاقت حسین دامت برکاتہم امین شریعت صوبہ بہار ومفتی اعظم کانپور کے نام نامی سے معنون ومنسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

جن کے فیضان کرم سے دین کی نعمت اور اس سے لگاؤ اور علماء ومشائخ اہل سنت سے عقیدت ونیاز مندی کی دولت سرمدی ملی۔

لا خیل عندک تھدیھا ولا مال فلیسعد النطق ان لم یسعد الحال

اور

شمس الاسلام قدوۃ الاصفیاء حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین احمد مدنی مدظلہ العالی، حضرت العلامہ محمد علاء الدین مدنی مدظلہ (فندق طیبہ) اور خان بہادر الحاج شاہ مصطفےٰ علی خاں مدظلہ میسوری مدنی (رباط جماعت منزل) (جنھیں ہر وقت سرور کائنات روحی فداہ ابی وامی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی بارگاہ بیکس پناہ میں حضوری کا شرف حاصل ہے) کی خدمت میں اس عرض والتجاء کے ساتھ پیش کرتا ہوں کہ یہ حضرات خاکسار کو اپنی مخصوص دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں

بندہ گنہگار

محمود احمد قادری اصلح حالہٗ

تھے جنھوں نے دیوبندیت، شیعت، نیچریت، رافضیت، قادیانیت اور غیر مقلدیت کا زبردست مقابلہ کیا، آپ ہی کی وہ ذات تھی جس نے ۱۳۰۶ھ میں ریاست بہاولپور میں جاکے دیوبندیت مولانا خلیل احمد سے ان کی کتاب براہین قاطعہ کے مندرجات پر مناظرہ کیا، اس مناظرہ کے حضرت شمس المشائخ خواجہ غلام فرید حکم تھے، انھوں نے مولانا خلیل کے اخراج کا حکم صادر فرمایا، والئی ریاست جو خواجہ صاحب کے مرید تھے انھوں نے اس حکم کی تعمیل کرائی اور وہ نکال دیے گئے، آپ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ سے بہت پہلے مولانا خلیل احمد اور ان کے شیخ مولانا رشید احمد گنگوہی کے عقائد باطلہ کے رد میں تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل تالیف کی اور اپنے سفر حج ۱۳۰۷ھ میں اس کو اپنے ہمراہ لیتے گئے تقریظ میں استاذ العلماء مجاہد فی سبیل اللہ علامہ رحمت اللہ کیرانوی بانی مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ نے زبردست الفاظ میں ان دونوں سے اظہار نفرت کیا ——— ۱۳۱۵ھ میں آپ واصل بحق ہوئے قصور میں مدفن ہے —— تصانیف میں تحریف القرآن (ردعیسائیت میں) ۱۸۷۸ء میں طبع ہوئی، "مخرج عقائد نوری" بجواب نغمۂ طنبوری (پادری عماد الدین کے رد میں) سال طباعت ۱۲۹۴ھ، "رجم الشیاطین براغلوطات البراہین (رد قادیانیت مطبوعہ ۱۳۰۲ھ (لاہور میں اولیاء نقشبند کی سرگرمیاں، تقدیس الوکیل) زیادہ مشہور ہیں

حضرت مولانا غلام جیلانی اعظمی مدظلہ

قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڈھ وطن و مولد و منشا، ۱۹۰۲ء میں وطن میں پیدا ہوئے، والد کا نام مولانا عبد صدیق، دادا کا نام مولانا یار محمد، مولانا محمد صدیق صاحب استاذ العلماء حضرت علامہ محمد ہدایت اللہ رام پوری رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید تھے۔

مولانا غلام جیلانی صاحب نے ابتدائی تعلیم وطن میں پائی، چند دنوں مبارک پور رہے، جہاں آپ کے والد ماجد مدرس تھے، یہاں آپ اپنے والد کے ابتدائی شاگرد حجۃ العصر حضرت صدر الشریعہ مولانا حکیم محمد امجد علی قدس سرہٗ کے ہمراہ بریلی جاکر مدرسہ منظر اسلام میں داخل ہوئے، منیۃ المصلی سے تفسیر جلالین، نور الانوار ہدایہ آخرین، بیضاوی شریف، رسالہ میر زاہد

تک کی تعلیم حاصل کرکے حضرت صدر الشریعہ کی معیت میں ۱۳۴۲ھ ۱۹۲۴ء دار الخیر اجمیر شریف کے جامعہ معینیہ عثمانیہ میں پہونچے، یہاں سے ایک سال بعد آپ فرنگی محل مدرسہ نظامیہ گئے، مولانا عبد الباری فرنگی محلی نے خاص شفقت فرمائی، کھانے کے علاوہ ۷ روپیہ وظیفہ مقرر کیا، مولانا عنایت اللہ صاحب فرنگی محلی، مولانا عبد القادر فرنگی محلی، مولانا قطب میاں سے تفسیر مدارک، مسلّم الثبوت، مُلّا حسن مُلّا جلال، میبذی، شرح عقائد، صدرا، حمد اللہ اور عربی ادبیات کی تحصیل کی، امتحان میں نمایاں کامیابی کی وجہ سے خوش ہوکر مولانا عبد الباری علیہ الرحمۃ نے تکمیل سے پہلے مولانا کی سند مرحمت فرمائی دوبارہ ۱۳۴۳ھ میں منظر اسلام میں داخلہ لے کر حضرت مولانا شاہ محمد رحیم الٰہی منگلوری مظفر نگری صدر المدرسین، حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا قدس سرہٗ سے صحاح ستہ کا دورہ کیا، حُجۃ الاسلام نے جلسہ عام میں دستار فضیلت باندھی اور سند دی ——— فراغت کے بعد مدرسہ محمدیہ امروہہ دار العلوم اشرفیہ مبارک پور، مدرسہ مظہر اسلام بریلی، مدرسہ احسن المدارس قدیم کانپور، مدرسہ خانقاہ مارہرہ شریف میں تدریسی فرائض انجام دیے، ۱۳۷۹ھ سے دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی میں صدر اساتذہ ہیں۔ آپ کو درس نظامی کے نصاب کی کتابوں کی تدریس پر پوری دسترس ہے، عربی ادب سے خصوصی شغف ہے، متورع و متقی اور عابد و زاہد ہیں،

حضرت مولانا غلام ربانی فائق آپ کے صاحبزادے میسور کے جامعہ غوثیہ کے صدر اور شیخ الحدیث ہیں۔

حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

سال ولادت ۱۲۰۸ھ، آپ کے والد شاہ اہل اللہ مشہور بزرگ حضرت مولانا سید عبد الرحمٰن لکھنوی کے مرید تھے، حضرت کا نام مولانا لکھنوی نے ہی "فضل رحمٰن" رکھا تھا، یہ نام تاریخی بھی ہے حضرت کے اجداد میں شیخ شہاب الدین زاہد آٹھوی صدی ہجری کی ابتداء میں ہندوستان تشریف لائے اور بہار میں سکونت اختیار کی، آپ نے مولانا نور الحق بن مولانا انوار الحق فرنگی محلی سے پڑھنے کے بعد مولانا حسن علی لکھنوی کی معیت میں دھلی کا سفر کیا، اور حضرت شاہ عبد العزیز محدث کے درس میں شریک ہوکر بخاری شریف کی سماعت کی، اس کے بعد وطن لوٹ آئے، شاہ عبد العزیز محدث کے انتقال (۱۲۳۹ھ) کے بعد پھر دہلی گئے اور حضرت شاہ محمد آفاق کی فیض صحبت میں رہ کر طریقت

کی تعلیم حاصل کی اور بیعت و ارادت کا تعلق قائم کیا، اجازت و خلافت سے بھی سرفراز ہوئے دہلی سے وطن واپس آئے اور عرصہ تک ملاواں میں قیام کیا، بیوی صاحبہ کے انتقال کے بعد گنج مرادآباد میں دوسری شادی کی اور وہیں رہنے لگے، گنج مرادآباد کی سکونت کے بعد آپ زیادہ تر سفر میں رہے، عرصہ تک مطابع میں قرآن مجید کی تصحیح کا کام کرتے رہے، جب عمر مبارک زیادہ ہوئی تو ترک سفر کر کے مستقل گنج مرادآباد میں قیام کیا، عقیدت مندوں کا ہجوم ہوا، بڑے بڑے علماء و مشائخ حاضر بارگاہ ہوئے، فاضل بریلوی مولانا شاہ احمد رضا ۱۳۱۹ھ میں شیخ المحدثین مولانا وصی احمد محدث کی رفاقت میں گنج مرادآباد آپ کی ملاقات کو پہونچے، حضرت نے مولانا بریلوی کا قصبہ سے باہر نکل کر استقبال کیا، اور اپنے مخصوص حجرے میں مہمان ٹھہرایا، اور عصر کے بعد کی صحبت میں آپ کے بارے میں حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا "مجھے آپ میں نور ہی نور نظر آتا ہے"، اور اپنی ٹوپی اڑھادی اور اُن کی خود اوڑھ لی ———— طویل عمر میں ۲۳ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ کو وفات ہوئی، ہر سال یوم وفات کے دن عرس و فاتحہ و ایصال ثواب کے لئے عقیدت مندوں کا ہجوم ہوتا ہے، آپ کے بہت سے خلفاء کا ذکر اسی تذکرہ میں کیا گیا ہے۔

(انفاس رحمانی، تذکرہ مولانا فضل رحمٰن، تحفۃ الحجۃ، تذکرہ علمائے ہند)

حضرت مولانا شاہ فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عین الحق شاہ عبد المجید بدایونی کے بڑے صاحبزادے، فضل رسول نام، ماہ صفر ۱۲۱۳ھ میں ولادت ہوئی، دادا بزرگوار حضرت شاہ عبد الحمید بدایونی نے ظہور محمدی تاریخی نام رکھا، صرف و نحو کی کتابیں دادا سے پڑھیں، ۱۲۲۵ھ میں بغیر اجازت بارادہ تعلیم براہ شاہجہانپور چوتھے دن فرنگی محل لکھنؤ پہونچے، مولانا شاہ نور الحق ابن مولانا شاہ انوار الحق فرنگی محلی کے درس میں شریک ہو کر کامل تین برس کسب علوم کیا، استاذ کے حکم کے بموجب حضرت شیخ العالم مخدوم احمد عبد الحق ردولوی کے عرس میں حاضر ہوئے، ۱۷ جمادی الثانیہ ۱۲۲۵ھ کو صبح کے وقت مواجہہ مزار میں مجلس علماء کی موجودگی میں آپ کی دستار بندی ہوئی، واپسی میں مولانا نور الحق نے مولانا کو اپنے والد ماجد مولانا شاہ انوار الحق کی رونمائی کے لئے پیش کیا، انھوں نے

آپ کو قریب بلا کر خیر و برکت کی دعا دی اور فرمایا صاحبزادے! ایک دن وہ آنے والا ہے جب حفاظت دین کا سہرا تمہارے سر سجایا جائے گا، مسند فقر و عرفان تمہاری ذات سے فروغ پائے گی، فرزند ارجمند مولانا نور کا نور علم تمہارے دم سے فیض بخش عالم ہوگا ———— والد ماجد کی زبان سے یہ کلمات خیر سُن کر مولانا نور الحق بہت مسرور ہوئے۔

سیف المسلول تحصیل علم کے بعد مولانا نور صاحب کے حکم سے وطن آئے، دادا بزرگوار حضرت مولانا شاہ عبد الحمید کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے، تکمیل علم کی سند اُن کے روبرو رکھ دی اُن کے حکم سے اپنے قدیم آبائی "مدرسہ محمدیہ" کو مدرسہ قادریہ کے نام سے منسوب کر کے درس و تدریس میں مشغول ہو گئے، بہت جلد حضرت کے درس کی شہرت دور و نزدیک پہونچ گئی اور آپ طلبہ علوم ظاہری و باطنی کے مرجع قرار پائے، حضرت طلبہ پر نہایت شفیق تھے، اُن کی تھوڑی سی پریشانی سے بے چین ہو جاتے تھے، اسی دوران راجہ بنارس کی لڑکی کے علاج کے لئے تھوڑے دنوں بنارس مقیم رہے، وہاں سے واپسی کے بعد کچھ دنوں مفتی عدالت رہے، ساڑھے تین سال سہسوان میں سررشتہ دار رہے، دو بار حج و زیارت سے مشرف ہوئے، پہلے حج میں حضرت علامہ محمد عابد سندی مدنی المتوفی ۱۲۵۷ھ سے سند حدیث حاصل کی، حضرت مولانا عبد اللہ سراج مکی نے مکہ مکرمہ میں سند خاص عطا فرمائی، یہ سفر دہلی سے پا پیادہ طے ہوا تھا، دوسرا حج والد ماجد کی معیت میں کیا، خدمت و سعادت کے صلہ میں "معین الحق" کے خطاب سے سرفراز ہوئے، ۱۲۶۸ھ میں سرکار بغداد کا سفر کیا، یہ حضرت نقیب الاشراف مولانا سید علی قادری کا زمانہ تھا، انھوں نے بہت اکرام کیا اور تعظیم دی، اور اپنے صاحبزادہ مولانا سید سلیمان قادری کو تلمذ و اجازت حاصل کرنے کا حکم دیا، سلسلۂ رشد و ہدایت حیدرآباد دکن بھی قیام رہا، نیز سلسلۂ طبابت بریلی میں بھی مقیم رہے۔

حضرت نے وہابیت کے انسداد کے لئے بڑی کوشش فرمائی، مولوی رضی الدین بسمل بدایونی نے تذکرۃ الواصلین میں لکھا ہے کہ آپ حضرت قطب صاحب کے مزار شریف پر معتکف تھے، عین مراقبہ میں دیکھا کہ حضور جناب خواجہ صاحب رونق افروز ہیں اور دونوں دست اقدس پر اس قدر کتب کا انبار ہے کہ آسمان کی طرف حد نظر تک کتاب پر کتاب نظر آتی ہے، آپ نے عرض کیا اس قدر تکلیف حضور نے کس لئے گوارا فرمائی، ارشاد مبارک ہوا کہ تم یہ بلا اپنے ذمہ لے کر شیاطین وہابیہ کا قلع قمع کرو،